60259 ـ اگر والد فجر كى نماز مسجد ميں ادا كرنے سے منع كرتا ہو تو كيا بيٹا اس كى اطاعت كرے ؟

سوال

ميرى عمر سولہ برس ہے اور مسجد ہمارے گھر كے بہت قريب ہے، ليكن والد صاحب مجھے فجر كى نماز كے ليے مسجد نہيں جانے ديتے، اور باقى نمازيں مسجد ميں ادا كرنے ديتے ہيں، كہ مجھے خدشہ ہے آپ كو كوئى حادثہ نہ پيش آ جائے، كيونكہ ہمارے اور گھر كے مابين ايك چوراہا آتا ہے، يعنى دو سڑكيں ملتيں ہيں، حالانكہ ميں نے والد صاحب كو آيات اور احاديث پيش كر مطمئن كرنے كى كوشش كى ہے، ليكن كوئى فائدہ نہيں ہوا، تو كيا ميں ان كے علم كے بغير مسجد ميں نماز كے ليے چلا جاؤں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمارے سائل بھائى ابتدا ميں ہم نماز پنجگانہ مسجد ميں ادا كرنے ميں آپ كى اس ہمت كى داد ديتے ہيں، اور اللہ تعالى سے آپ كے ليے دين پر استقامت كى دعا كرتے ہيں، اور دعا ہے كہ آپ كے والد كى جانب سے اس طرح كے تصرفات آپ كى استقامت ميں خلل پيدا نہ كريں، اور خير و ہدايت كے كاموں سے پيچھے نہ ہٹائيں.

آپ كے سوال كا جواب دينے سے قبل ايك بہت ہى اہم اور ضرورى چيز كا ذكر كرنا ضرورى سمجھتے ہيں، اور وہ درج ذيل ہے:

والدين كى اطاعت و فرمانبردارى اور ان كے ساتھ حسن سلوك فرض ہے اللہ سبحانہ وتعالى نے اپنى كتاب عزيز قرآن مجيد ميں بہت سے مقامات پر اس كى وصيت كرتے ہوئے فرمايا:

اور صرف اللہ تعالى كى عبادت كرو، اور اس كے ساتھ كسى كو بھى شريك مت كرو، اور والدين كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آؤ النساء (36).

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

اور آپ كا رب صاف صاف حكم دے چكا ہے كہ تم اس كے سوا كسى اور كى عبادت نہ كرنا، اور والدين كے ساتھ

احسان كرنا، اگر تيری موجودگی ميں ان ميں سے ايك يا دونوں بڑھاپے كو پہنچ جائيں تو ان كے آگے اف تك نہ كہنا نہ انہيں ڈانٹ ڈپٹ كرنا، بلكہ ان كے ساتھ ادب و احترام سے بات چيت كرنا، اور عاجزی و محبت كے ساتھ ان كے سامنے تواضع كا بازو پست ركھنے ركھنا، اور دعا كرتے رہنا كہ اے ميرے پروردگار! ان پر ويسا ہی رحم كر جيسا انہوں نے ميرے پچپن ميں ميری پرورش كی الاسراء (23 ـ 24).

آپ كو علم ہونا چاہيے كہ آپ پر والدين كی اطاعت لازم ہے، ليكن اللہ تعالی كی معصيت و نافرمانی ميں آپ ان كی اطاعت نہيں كر سكتے؛ كيونكہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ تعالی كی معصيت ميں اطاعت نہيں، بلكہ اطاعت تو نيكی اور معروف ميں ہے "

صحيح بخاری حديث نمبر (6830) صحيح مسلم حديث نمبر (1840)

اور رہا مسئلہ نماز باجماعت كا مسئلہ تو نماز باجماعت ادا كرنا فرض ہے اور والد كے ليے مكلف بيٹے كو اس سے منع كرنے كا كوئی حق حاصل نہيں، بلكہ والدين كو چاہيے كہ وہ اپنی اولاد كو اس كی ترغيب ديں، اور اس پر ابھاريں، اور اگر والد بيٹے كی جانب سے اس فرض كی ادائيگی ميں تقصير اور كوتاہی محسوس كرے تو وہ اسے اس مسئوليت كی ياد دہانی كروائے جو اس پر ڈالی گئی ہے، اس ذمہ داری كے متعلق حساب و كتاب كے دن اللہ تعالی كو جواب دينا ہو گا، اس ليے وہ اپنی رعايا اور ماتحت افراد كو نيكی كا حكم اور برائی سے منع كرے، اور ان پر رب كی جانب سے جو واجبات ہيں انہيں ياد دلائے، اور اس ميں سستی و كاہلی كرنے كے خطرناك انجام كو ان كے سامنے ركھے.

اور اگر والد اپنی اولاد كے حق ميں كسی قسم كی كوتاہی كرتے ہوئے انہيں نيكی كا حكم نہيں ديتا، اور برائی سے منع نہيں كرتا، اور نہ ہی خير كے كاموں كی ترغيب دلاتا، اور شر و برائی كے كاموں سے ڈراتا نہيں تو يہ والد اپنی اولاد كے حرام كاموں كے ارتكاب، اور واجبات ميں كوتاہی كا ذمہ وار ہے.

اور اگر معاملہ يہاں تك پہنچ جائے كہ والد اپنی اولاد كو اللہ تعالی كے فرض كردہ واجبات سے منع كرتا ہے، تو اس وقت اللہ تعالی كی معصيت ميں والد كی اطاعت و فرمانبرداری نہيں ہو گی، يا اس كے كہنے پر اللہ تعالی كا فرض كردہ كام ترك نہيں كيا جائيگا.

اگر والد بيٹے كو سب يا بعض نمازيں باجماعت ادا كرنےسے منع كرے تو يہ معصيت و نافرمانی كا حكم ہے، اس وقت اس كی اطاعت و فرمانبرداری نہيں كی جائيگی، ليكن اس كے باوجود والد كے ساتھ حسن سلوك اور نيكی كے ساتھ پيش آيا جائيگا.

آپ كا يہ سوال كہ آيا آپ چوری چھپے نماز فجر كے ليے جا سكتے ہيں؟

اس كا جواب یہ ہے کہ: ایسا کرنا آپ کے لیے اچھا اور بہتر ہو گا، لیکن آپ کے والد کے لیے اس اعتبار سے برا ہو گا کہ اسے معلوم ہی نہیں، جب تك آپ کے والد آپ کو نمازباجماعت سے منع کرتے ہیں وہ معصیت کے مرتکب ہو رہے ہیں، حتی کہ اگر آپ اس کے علم کے بغیر بھی نماز کے لیے جائیں تو وہ گناہ سے نہیں بچیں گے، کیونکہ وہ تو آپ کو برائی کا حکم دے رہے، اور نیکی سے منع کر رہے ہیں.

حتی کہ اگر آپ ان کے علم کے بغیر نماز کے لیے بھی چلیں جائیں، اس لیے آپ کو پہلے تو والد صاحب کو شرعی حکم کے ساتھ مطمئن کرنے کی کوشش کریں، اگر وہ آپ کی بات نہیں سنتے یا آپ کو چھوٹا سمجھتے ہیں تو کسی اور شخص کے ذریعہ ہی انہیں مطمئن کریں، اور اگر وہ پھر بھی قبول نہ کریں تو آپ کے لیے بغیر اجازت اور ان کے علم کے بغیر جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آپ مسجد جاتے ہوئے راستے میں احتیاط سے کام لیں.

دوم:

ہم آپ کے والد کو کہتے ہیں ـ اللہ تعالی انہیں ہدایت سے نوازے ـ کہ اللہ تعالی نے ان پر بہت عظیم ذمہ داری ڈال رکھی ہے، جو کہ اپنی بیوی بچوں کی تعلیم اور نصیت کی ہے.

بخاری اور مسلم شریف کی حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے ہر ایك ذمہ دار ہے، اور اسے اس کی رعایا کی ذمہ داری کے متعلق سوال کیا جائیگا، مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے، اور اسے اس کی اس رعایا کے متعلق سوال کیا جائیگا"

اور پھر اللہ تعالی نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے محفوظ کریں.

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! تم اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت قسم کے ایسے فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے التحریم (6).

اور نماز کے حکم کے میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز ادا کرنے کا حکم دیں، اور خود بھی اس پر جما رہ ہم تجھ سے روزی طلب نہیں کرتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں اور آخر میں بول بالا پرہیزگاری کا ہی ہے طہ (132).

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جس نے بھی اپنے بچے کی تعلیم میں سستی کی اور تعلیم کا خیال نہ رکھا، اور بچے کو بیکار چھوڑ دیا تو اس نے بہت غلط کام کیا، اکثر بچوں کی خرابی ان کے والد کی جانب سے ہوتی ہے کیونکہ وہ ان کی تعلیم و تربیت کا خیال نہیں کرتے، اور انہیں دین کے فرائض اور سنن کی تعلیم نہیں دیتے، تو انہیں چھوٹی عمر میں ضائع کر بیٹھتے ہیں، اور خود بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتے، اور جب اولاد بڑی ہو جاتی ہے تو والدین کو بھی کوئی نفع نہیں دیتی " انتہی

دیکھیں: تحفة الودود صفحہ نمبر (229).

ہم آپ سے ایك بہت ہی اہم سوال کرتے ہیں:

آپ نماز فجر میں کہاں ہیں ؟! کیا نماز فجر کی باجماعت ادائیگی آپ پر فرض نہیں تھی؟ ! کیا آپ اپنے گھر والوں اور بچوں کے لیے قدوہ اور نمونہ نہیں بن سکتے کہ مسجد میں جاکر نماز فجر باجماعت ادا کریں ؟!

اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ نے اللہ تعالی کی جانب سے اپنے اوپر ایك واجب کی ادائیگی کی، اور مسجد میں نماز ادا کرنے پر اپنے بچے کی بھی معاونت اور مدد کی ہے، اور اس طرح آپ اس کے اکیلا مسجد جانے کے خوف سے بھی بچ جائیں گے.

اے عزیز والد آپ کو علم ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جو شخص نماز فجر ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالی کے ذمہ میں ہے تو آپ ایسے شخص کے متعلق کیوں خوفزدہ ہیں جو اللہ تعالی کی ذمہ اور حفظ و امان میں ہے؟!

جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ تعالی کی حفظ و امان اور اس کے ذمہ میں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (657).

یہاں ذمہ سے مراد ضمانت، اور حفظ وامان مراد ہے، جیسا کہ امام نووی کا کہنا ہے.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو امانت کی ادائیگی کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ اپنے اہل و عیال کے لیے بہترین قدوہ اور نمونہ بنیں، اور مسجد میں نمازیں ادا کرنے میں اپنے بیٹے کے ممد و معاون بنیں.

واللہ اعلم .